بابائے وہابیت مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات پر ایک تنقیدی نظر

میاں جمیل احمد

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا

الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری نور اللہ مرقدہ

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

مطبوعات مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور، سنہ ۸۷ء

بانیِ مجلس : حکیم اہل سنّت، حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی

نام کتاب : الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

مصنّف : اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملت الشاہ احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ

باراوّل : صفر المظفر سنہ ۱۴۰۸ھ اکتوبر سنہ ۱۹۸۷ء

تعداد : دو ہزار (۲۰۰۰)

ناشر : مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور

ہدیہ : دعائے خیر معاونین مرکزی مجلسِ رضا

مطبع : محمود ریاض پرنٹرز، لاہور

ترسیلِ زر کا پتہ

منصور اصغر، خازن مرکزی مجلسِ رضا، نعمانیہ بلڈنگ

اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور

بذریعہ ڈاک منگوانے کا پتہ

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) پوسٹ بکس ۲۲۰۶ لاہور

بیرونجات کے حضرات دو روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔

Marfat.com

1770

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

الحمد للہ اثبات ضلالت وہابیہ میں یہ مبارک رسالہ
جسمیں ان کے پیشوا کی کتابوں سے اُس کے اقوال اور
کتب علما سے ان پر حکم کفر وضلال بہ نشان صفحات ہیں

مسمّٰی بہ نام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیۃ

۱۳۱۲ھ

کفریات ابی الوہابیۃ

۱۳۵۳ھ

از تصانیف جلیلہ صاحب تحقیقات زاہرہ وتالیفات قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ
حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا
خان صاحب قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ ونور اللہ مرقدہ

(جسکو)

باہتمام (مولٰنا مولوی) محمد اجمل مفتی سنبھلی نے چھاپکر سُنّی کتب خانہ سے شائع کیا

مطبوعہ اہل سنت برقی پریس شیش محل مراد آباد

Marfat.com



59710

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از بدایوں مرسلہ مولٰنا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالیٰ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولٰنا مرجع الفتاوی والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی **احمد رضا خاں** صاحب اللھم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ **وہابیہ** غیر مقلدین جو تقلید ائمۂ اربعہ کو شرک کہتے ہیں جس مسلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں۔ دہلی والے اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق ویک روزی وتنویر العینین کو اپنا امام وپیشوا بتاتے اوسکے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک انپر اور انکے پیشوا پر حکمِ کفر لازم ہے یا نہیں۔ **بینوا توجروا**

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل[1] رسولہ شاھدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا[2] باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ بجنانکم ولسانکم ؕ فجعل تعظیمہ و توقیرہ وتعزیزہ ھو الرکن الرکین لدینکم الحق و ایمانکم ؕ

---

[1] یہ خطبۂ قرآنی آیتوں اور ایمانی ہدایتوں پر مشتمل ہے تعمیم فائدہ کے لئے اون آیات اور زبان اُردو میں اون ہدایات کی طرف اشارہ مناسب آیت اولی اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ بیشک ہمنے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمھاری تعظیم کرے اوسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اوسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد وگواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال واقوال واعمال واحوال اون کے سامنے ہوں طبرانی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیٰمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ

بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اوسے اور جو اسمیں قیامت تک ہونیوالا ہے۔ جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ ظلہ

[2] آیت ۲ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یہ رسول کا بھیجنا کسلیے ہے خود فرماتا ہے اسلیے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو انکی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

Marfat.com

وحرم[1] علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق

صوت النبی او تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم و
انتم لا تشعرون بخسرانکم[2] وجعل[2] طاعتہ طاعتہ وبیعتہ[3] بیعتہ فان
با یعتم نبیکم فانما فوق ایدیکم یدہ رحمانکم[4] وقرن[4]
اسمہ الکریم باسمہ العظیم فی الاغناء[5]

[1] آیت ۳ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا
لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○

اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں
ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمھارے عمل اکارت نہو جائیں اور تمھیں خبر نہ ہو
امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضہ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا
فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ [2] آیت ۴
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت
کی ۱۲ [3] آیت ۵ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ
بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے انکے
ہاتھوں پر ۱۲ [4] اللہ عزوجل نے بیشمار امور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک
اپنے نام اقدس سے ملایا کہیں اصل شان اپنی تھی اسمیں حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر
بھی شامل فرمایا کہیں اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا اونکی ساتھ اپنے ذکر والا سے
اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں اسی کی بیان میں ہیں مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مدظلہ
[5] آیت ۶ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اونھیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

Marfat.com

والایتاء ورجاء العطاء والتقدیم والقضاء والمحادۃ والارضاء

لہ آیت، وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اسپر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔ اَب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول ۱۲ ۲ آیت ۸ یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ ۳ آیت ۹ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○ نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرادیں تو انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۱۲ ۴ آیت ۱۰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم تو نہ پائیگا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۱۲ ۵ آیت ۱۱ ۔ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین ○ الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا ذالک الخزی العظیم ○ اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

Marfat.com

والنصح والایذآء[2] فی قرانکم ؛ ور فع شانه وعظم مکانه فمیز امره عن امور من عداه فما کان لیوزن بمیزانکم ؛ تجعلون[3] الحصی کالدر او الدم کالمسک ام تجعلون العصف کریحانکم ؛ فقد هداکم ربکم ان لا تجعلوا[4] دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او سلطانکم ؛ وقال للذین ارسلوا السنتهم فی شانه العظیم

---

[1] آیت ۱۲ اذا نصحوا اللہ ورسولہ جب خلوص رکھیں اللہ ورسول کے ساتھ

[2] آیت ۱۳ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ○ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور انکے لیے تیار کر رکھی ذلت کی مار۔ یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے [3] یعنی جب تم خود کنکر کو موتی خون کو مشک بھس کو پھول کیطرح نہیں سمجھتے تو رسول کے معاملہ کا اور دنیر کیا قیاس کرتے ہو۔ یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب اونکے ابن مکرم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لاتقیسونی بلحد ولا تقیسوا علی احدا مجھے کسی پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے واللہ اکبر [4] یہ آیت ۱۴ ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ سب آگئے اسی لیے علماء فرماتے ہیں نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہے اگر روایت میں

Marfat.com

ابا اللہ و اٰیتہ و رسولہ کنتم تستھزؤن ○ لا تعتذروا قد

مثلاً یا محمد آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس مسئلہ کا بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۲ منہ ۱۵ یہ آیت ہے غزوۂ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہوا عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یوہیں آپسمیں ہنستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل اباللہ و اٰیتہ و رسولہ الآیہ اے نبی ان سے فرمادے کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لاکر

اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے **اول** یہ کہ جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوی رکھتا ہو کلمہ گوئی اُسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی **دوم** یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر کا تو دل سے تعلق ہے نہ زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اسکے دل میں کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اُسے کیونکر کافر کہیں محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یوہیں ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یوہیں زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ دل میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل و سخریہ ہے اور اسی پر رب العزت فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سیامد نطق بالکفر طوعا میں ہے۔ **سوم** کھلے ہوئے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں آیت فرما چکی کہ حیلہ نہ گڑھو تم کافر ہو گئے **تنبیہ** یہاں اللہ عزوجل نے اُنہیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور اُون کے مقابل کلمہ گوئی و عذر

Marfat.com

کفرتم بعد ایمانکم ؛ فیا ایھا المنافقون المردہ الفاسقون الزاعم
کبیرکم ان مدح الرسول کمدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم قد بدت البغضاء

جوئی کو مردود ٹھہرایا یہاں اُنکے کفر سابق مخفی کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمانکم
فرمایا ہے تم مسلمان ہوکر کافر ہوگئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے یہ
فائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں و باللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

لہ نفاق دو قسم ہے عقدی و عملی نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ
مسمیٰ بہ ابناء الخداق بمسبالک النفاق لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ و غزیرہ سے
اسکے وجوہ و صور کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں مجموعًا نہ ملیں گی وہاں سے ان حضرات کے
نفاق کا ثبوت لیجیے ۱۲ منہ ۲ اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے
کے سامنے چلّا لیتے ہو اللہ فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو۔
تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتی
ہو بلکہ اوسمیں بھی کمی کرو۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۰ قال اللہ تعالیٰ قد بدت
البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایٰت ان کنتم تعقلون ۰
ھا انتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتٰب کلہ و اذا لقوکم قالوا آمنا
واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۰
ظاہر ہو چکی ہے دشمنی انکی باتوں سے اور وہ جو انکے دلوں میں دبی ہے۔ اس سے بھی زیادہ ہے
ہمنے صاف بیان فرمادیں تمھارے لیے نشانیاں اگر تمھیں سمجھ ہو دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انھیں چاہتے
ہو اور وہ تمھیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لائے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں
تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصے میں اپنی اونگلیاں چباتے ہیں

Marfat.com

من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر واللہ مخزج اضغانکم ۱؎ استحوذ علیکم الشیطن فانساکم ذکر اللہ وتعظیم الرسول وقد نطق القرآن بخذلانکم ۲؎ ازداد فاءکم الشیطن نقطا من شینہ وقاءکم التدویر من دائرۃ نونہ فاراکم **تقویۃ الایمان** فی تقویت ایمانکم ۳؎ ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما اللہ بغافل عن کفرانکم ۴؎ فلاورب محمد لا تؤمنون ۵؎ حتی یکون احب الیکم من والدکم وولدکم والناس اجمعین ۶؎ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والروح الذی بین جسمانکم ۷؎ صلے اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلی الہ الکرام وصحبہ العظام وخادمی سنۃ القیام بردزیغکم وطغیانکم ۸؎ ورزقنا حبہ الصادق فی غایبۃ الاعظام وادامۃ ذکرہ الی یوم القیام وان کان فیہ رغم انوفکم واسخان اعیانکم ۹؎ آمین یا ارحم الراحمین ۱۰؎ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

تو فرمادے مرجاؤ گھٹ گھٹ کر خدا خوب جانتا ہے دلوں کی بات ۱۲ قول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بخار کے ساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی بالتوں سے ظاہر ہوجاتا ہے ۱۲ منہ

۱؎ قال اللہ تعالیٰ استحوذ علیہم الشیطن فانساھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون ○ غالب آگیا اونپر شیطان سو بھلادی اون کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہیں سن لو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں

۲؎ صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد وسنن نسائی وابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جبتک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ اللھم بحبک وحب من یحبک اجعل حبہ احب الینا من حب الظمآن للماء البارد ومن حبنا افنسنا یا ارحم الرحمین۔ آمین ۱۲ منہ ۱۲

Marfat.com

علمائے مدینہ طیبہ نے وھابیہ کے حق میں یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری سے ان کا قرن الشیطان ہونا ثابت ہے ۱۲ منہ

بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعًا یقینًا کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک المنعام انپر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر اون کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور ان کو نافع نہیں ہوسکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا جب کہ اس کا قول یا فعل اوس کے دعوے کا مکذب ہوگیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ بھی ادا کرے باینہمہ خدا اور رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا اور رسول و قرآن کی جناب میں گستاخیاں کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدے میں گرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اوس کے کام آسکتا ہے ہرگز نہیں ہم ابھی حاشیۂ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کرچکے **درمختار** مطبع ہاشمی ص ۳۱۸ لو اتی بھما علی وجھہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبر ۱۲ **ترجمہ** اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دے گا۔ جبتک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے اونکے مذہبی عقیدوں اونکے پیشوائے مذہب کی کتابوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں جنکی تفصیل کو دفتر درکار اور انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے کھلم کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے میں پہلے ان کا وہ **اقراری کفر** نقل کروں پھر بطور نمونہ صرف ستر کفریات انکے اور لکھوں **رسول اللہ** صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جبتک لات و عزیٰ کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں

Marfat.com

ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ اٹھا لیا جائے گا جب زمین میں نرے کافر رہجائینگے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائیگی **تقویۃ الایمان** مطبع فاروقی دہلی سنہ ۱۲۹۳ھ صـ۴۴ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان سو رہجائیں گے وہی لوگ کہ جنمیں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاینگے اپنے باپ دادوں کے دین پر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجّال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے بعد آئیگی **تقویۃ الایمان** میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیئے اور اسکا ترجمہ کیا صـ۴۵ نکلیگا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈے گا۔ اوسکو تباہ کردے گا۔ اوسکو پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اسکے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا کہ مار ڈالے گی اسکو باینہمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح کی ضرورت بلکہ انکے نصیبوں کیلئے وہ ہوا بھی چل گئی تمام مسلمانون کے کافر مشرک بنانے کیلیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی اور کچھ پرواہ نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان تھا مرگیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہگئے ہیں تو یہ شخص خود اور اسکے سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہین الگ بسے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ کافر پکے بت پرست ہیں یہ خود ان کا اقراری کفر تھا اب گنئیے کہ علمائے کرام فقہائے عظام کی صریح تصریحوں سے ان پر کتنی وجہ سے کفر لازم (کفریہ ۱) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے وہ سچ کا فر ہے۔

نوازل فقیہ ابواللیث پھر خلاصہ پھر تکملۂ لسان الحکام

Marfat.com

مطبوعہ مصر ص۵ رجل قال انا ملحد یکفر ترجمہ جو اپنے الحاد کا اقرار کرے کافر ہے۔ اشباہ فن ثانی کتاب الیسر باب الردۃ قیل لہا انت کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا میں کافرہ ہوں وہ کافرہ ہوگئی فتاوی عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۰ جلد ۲ ص۲۷۹ مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائے گا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائے گا (کفریہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر مانا یہ خود کفر ہے۔ شفا شریف امام قاضی عیاض ص۳۶۲ و ص۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے۔ (کفریہ ۳) تقویۃ الایمان ص۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے۔ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہاں اللہ سبحانہ کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے۔ علمگیری ج ۲ ص۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص اھ مختصراً ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اوسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے بحر الرائق طابع مصر ج ۵ ص۱۲۹ بزازیہ مطبع مصر ج ۳ ص۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۲ ص۲۹۸ لو وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں۔ کافر ہو گیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کرنے کا صاف یہ مطلب کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہے

لہ اس کے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارات کفریہ ۱۰ کے رد میں دیکھئے ۱۲ منہ

Marfat.com

کہ جب چاہے دریافت کرلے تو علم الٰہی قدیم نہ ہوا اور یہ کھیلا کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ ص ۲۶۲ لو قال علم خدائے قدیم نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ اھ ملخصا ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے۔ (کفریہ ۵) **ایضاح الحق** مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ص ۳۵ و ص ۳۶ تنزیہ اوتعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلاجہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ اھ ملخصاً اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ بشمارد اھ ملخصاً اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلاکیف ماننا بدعت و ضلالت ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا شاہ عبدالعزیز صاحب **تحفۂ اثنا عشریہ** مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۲۵۵ مین فرماتے ہیں عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست و ہمینست مذہب اہل سنت و جماعت **بحرالرائق** ج ۵ ص ۱۲۹ **علمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۵۹ یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے **فتاویٰ قاضی خان** فخر المطابع ج ۴ ص ۴۳۲ رجل قال خدائے را بر آسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن المکان ترجمہ کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں کافر ہوگیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے۔ **خلاصہ** کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال بزبان بنہ و بر آسماں بر آئے و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ ترجمہ یون کہنے والا کافر ہوگیا اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا (کفریہ ۶) **رسالہ یکروزی** مطبع فاروقی ص ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ست کہ ایشان را فراموش

Marfat.com

گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک وہمسر محال ہے اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دلوں سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہو گی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اوس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر اونھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی کہ اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہو جانا بتائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب اوں کی مت مار دی پھر پرواہ کیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علواً کبیرا ۱۰ **شفا شریف** ص۲۶۱ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ وبنوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما ادا بہ ادعی فی ذالک المصلحۃ بزعمہ او لم یدعہا فھو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با اینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر اون باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے حضرات انبیا علیہم افضل الصلوٰۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیون کر بالاجماع کافر مرتد نہ ہوگا۔ اس مسئلے میں شخص مذکور اور اس کے کاسہ لیسوں

Marfat.com

کے اقوال سخت ہولناک وبیباک وناپاک ہیں جن کی تفصیل وتشریح اور اونکے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب **سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح** سے روشن (کفریہ ۷) **یکروزی** ص۱۴۵ لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیۂ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملئکہ وانبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والالازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کرسکتا ہے وہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا چلنا ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸) **یکروزی** ص۱۴۵ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ میشمارند واورا جل شانہ بآں مدح میکنند بر خلاف اخرس وجماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد وبنا بر رعایت مصلحت ومقتضائے حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب ننماید ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ یا ہر گاہ ارادۂ تکلم بکلام کاذب نماید آواز بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید ایں اشخاص نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب وتنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست اھ ملخصًا اس میں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہے۔ اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہیں جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اس سے مدح کرتے ہیں اور گونگے کی نہیں تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی بھی نہ ہو یہ صریح کفر

Marfat.com

ہے اور اس میں ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح روا ہے تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیا ہے۔ (کفر یہ ۹) اسی قول میں صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب و الائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترفع کے لئے اس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی مثل کفریہ ہفتم ہزاروں کفریات کا خمیرہ ہے **علمگیری** قول مذکور در کفریہ ۳۔ **اعلام بقواطع الاسلام** مطبع مصر سنہ ۱۲۹۲ھ صـ ۱۵ میں نفی او اثبت ما ہو صریح فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ۔ یا۔ ہاں کہے جس میں کھلی منقصت ہو کافر ہو جائے۔ (کفر یہ ۱۰) اسی قول میں صدق الٰہی بلکہ اس کی سب صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحت عیب و الائش سے بچنے کو انہیں اختیار کیا ہے جس طرح کفریہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نو پیدا ہو گی **شرح عقائد النسفی** طابع قدیم صـ ۲۲ الصادر عن الشئ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ بالبداہۃ حادث ہو گا) اور صفات الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمۂ کفر ہے **فقہ اکبر** حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و **شرح فقہ اکبر** ملا علی قاری مطبع حنفی سنہ ۱۳۶۹ھ صـ ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفتیں ازلی ہیں نہ وہ نو پیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفر یہ ۱۱ تا ۱۹) اسی قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل کیلیے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کیلیے سونا اونگھنا

Marfat.com

بہکنا[۱۳] بھولنا[۱۴] جورو[۱۵] بیٹا[۱۶] بندوں سے ڈرنا[۱۷] کسی کو اپنی بادشاہی کا[۱۸] شریک کرلینا ذلت[۱۹] وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہے آیت لاتاخذہ سنۃ ولا نوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یضل ربی ولا ینسی ترجمہ نہ میرا رب بہکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا ترجمہ اللہ نے نہ کسی کو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبٰھا ترجمہ اللہ کو ثمود کے پیچھا کرنے کا خوف نہین آیت لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اسکا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب اوس کا حمایتی) یہ سب صریح کفر ہیں (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم مطبع ضیائی ص ۱۲۸۵ نسبت پیر خود تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشان را بدست قدرت خاص خود گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام وچیزہاے دیگر خواہم داد ص ۱۳ مکالمہ ومسامرہ بدست می آید ص ۱۵۴ گاہے کلام حقیقی ہم میشود[۱] شفا شریف ص ۳۶۰ من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالیٰ ووحدانیتہ ولکنہ ادعے لہ ولدا او صاحبۃ فذلک کفر باجماع المسلمین وکذلک من ادعی مجالستہ اللہ تعالیٰ والعروج الیہ ومکالمتہ اھ ملخصا ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت وتوحید کا تو قائل ہو مگر اوس کیلیے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسیطرح جو اللہ تعالیٰ کیساتھ ہمنشینی اس تک صعود اوس سے باتیں کرنیکا مدعی ہو (ص ۳۶۲) وکذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارہا

[۱] یہ صراحۃ اپنے پیر وغیرہ کو نبی بتانا ہے ۱۲ سل السیوف

Marfat.com

ویعانق الحور العین وہولاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ترجمہ اسی طرح جھوٹا متصوف دعوی کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہے۔ اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اسکے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالے) حوروں سے اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہوگا **تحفہ اثنا عشریہ** ص۲۹۹ درحین بعثت بلکہ درحین مناجات و مکالمہ کہ اعلائے مراتب قرب بشری باجناب خداوندی ست اس ترقی سے صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس بنوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسی کیلیے اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوی صراحۃً اسکی بنوت کا دعوی ہے **تفسیر عزیزی** سورہ بقر مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص۴۲۳ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لو لا یکلمنا اللہ منشائے ایں گفتگوے ایشان جہل ست زیرا کہ کمی فہمند کہ رتبۂ ہمکلامی باخدائے عزوجل بس بلند ست ایشاں ہنوز بہ پایۂ اولیں آں کہ ایمان ست نرسیدہ اند و آن رتبہ محض مختص ست بملئکہ و انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام و غیر ایشاں را ہرگز میسر نمیشود پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آنست کہ ما ہمہ را پیغمبراں یا فرشتہا سازد **شرح عقائد جلالی** مطبع مصر ص۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاہا منصب النبوۃ بل اعلیٰ مراتبہا وفیہ مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل الصلاۃ والمصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے (کفریہ ۲۲) **صراط مستقیم** ص۱۲

ازجملہ آں شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالا یعنی نہ بآں ملاحظہ کہ ایں شخص ناوداں فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق ہماں میگردد چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہر آئینہ مرا با او التفات درکار نیست شخص مذکور کے پیروؤں سے استفسار ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائین یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر وضلالت بنا دینے کا عادی ہے

تقویۃ الایمان ص۱۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تو اوس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے پھر کیا کہیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں مارتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اس کو نہ دیکھوں اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ع بے ادب محروم ماند از فضل رب ؛ ملحضاً میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ع بے ادب محروم ماند از فضل رب (کفریہ ۲۳)

تقویۃ الایمان ص۱۴ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اوس کے سوا کسی کو نہ مانے ص۱۶ و ۱۷ اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو ص۱۸ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان ص۷ اوروں کو ماننا محض خبط ہے یہاں انبیا وملئکہ وقیامت وجنت ونار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے

Marfat.com

صاف انکار کیا اور اوس کا افترا اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسولوں پر رکھدیا یہ کفریہ
بھی صدہا کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل
کا ماننا ضرور ہے یوہیں ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان میں جسے نہ مانیگا کافر ہے
ہر اُردو زبان والا جانتا ہے کہ ماننا تسلیم وقبول واعتقاد کو کہتے ہیں ولہذا اہل زبان
ایمان کا ترجمہ ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت (بقرہ ع۱) اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب تو
ڈر اوے یا نہ ڈر اوے وے نہ مانینگے آیت (یٰسٓ) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ثابت ہوچکی ہے بات اون بہتوں پر سو وے
نہ مانینگے آیت (نساء ع۹) يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ موضح القرآن مانتے ہیں جو اوترا تجھکو
آیت (اعراف) وَقَطَّعْنَآ اَبْرَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ موضح
اور پچھاڑی کاٹی اون کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے
آیت (انعام ع۵) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ موضح
اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے تمپر آیت
(بقرہ ع۴۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ موضح مانا رسول نے جو کچھ اوترا اس کے رب
کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو
اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے
اللہ اور اوسکے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا
میرے سوا کسی کو نہ مانو آیت (اعراف) قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ

Marfat.com

بِہٖ کٰفِرُوْنَ ○ **موضح** القران کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی[۱] ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیا ملئکہ کسی پر ایمان نہ لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھکر اور کفر کیا ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان کے دوسرے حصے **تذکیر الاخوان** مترجمہ سلطان خاں مطبع فاروقی صـ۷۳ میں ہے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اونکو نہ مانے اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحٰن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے۔ صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ مشرک دوزخی کفی اللہ المومنین القتال (**کفریہ ۲۴**) **صراط مستقیم** صـ۳۸ صدیق من وجہ مقلد انبیا میباشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت مینماید صـ۳۹ پس احکام این امور مذکورہ اور ابدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصًا و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عمومًا و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی ست و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوئے کلیات او را رہنمونی میفرماید پس علوم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیا ہم میتواں گفت و ہم استاذ انبیا ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آں را بوحی باطنی می نامند صـ۴۰ ہمین معنی را با مامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشاں را کہ بعینہ علم انبیا ست لیکن وحی ظاہری

[۱] اگر اسکے کلام سے یہ معنی نہ ہوئے تو بھی تاویل کی لفظ میں گنجائش ہے اور تاویل فی لفظ صریح کے لئے شرط ہے لیکن تاویل کا دعوی مقبول نہیں تا وقتیکہ وہ آسمان و زمین کے درمیان بیٹھکر اللہ کا نام لیکر نہ بتائے اور اسکے لئے کوئی قاعدہ نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں ہے

Marfat.com

متلقی نشدہ بہ حکمت می نامند ص۴۱ لابد اورا بمحافظتے مثل محافظت انبیا کہ
مسلّمے بہ عصمت ست فائز میکنند ص۴۲ ندانی کہ اثبات وحی باطن وحکمت ووجاہت
وعصمت مرغیر انبیارا مخالف سنت واز جنس اختراع بدعت ست ندانی کہ ارباب
ایں کمال از عالم منقطع شدہ انداہ ملخصًا اس قول ناپاک میں اس قائل بیباک نے
بے پردہ وحجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ
وکلیہ بیوساطت انبیا اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں انھیں
وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیا سے آزاد
احکام شرعیہ میں خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہے
جو انھیں بے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو
ملتا ہے وہ تقلیدی بات ہے وہ علم میں انبیا کے برابر وہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا
ہے کہ انبیا کو ظاہری وحی آتی ہے۔ انھیں باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہیں
اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے جب ایک معصوم کو اعمال و
عقائد وغیرہا امور شرعیہ میں احکام الٰہیہ بے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور
کس شے کا نام ہے فقط وحی باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہیں بہت انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کی وحی
اسیطرح کی تھی کما نقلہ الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سیدالانبیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں
علمانے جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی آنیکی سات صورتیں لکھیں انمیں یہ بھی ذکر فرمائی
کما فی العمدۃ والارشاد وغیرہما تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

59710

Marfat.com

آکر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں **مشکوۃ شریف** مطبع انصاری
سنہ ۱۳۰۲ھ صـ ۴۴۴ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن
تموت حتی تستکمل رزقہا الحدیث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے
باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے رواہ البغوی
فی شرح السنۃ قلت وبنحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر
عن الحسن بن علی غیر انہ لم یذکر جبرئیل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہم اجمعین **شفا شریف** سے زیر کفریہ ۱۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے
اگرچہ نبوت کا دعوی نہ کرے **تفسیر عزیزی** صـ ۴۴۲ معرفت احکام شرعیہ بدون
توسیط نبی ممکن نیست **تحفہ اثنا عشریہ** صـ ۱۴۰ آنچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را
وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برود و وضع حمل نماید دروغ ست بیمزہ زیرا کہ کسے از فرق
اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ بنوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم ایں را مسلم
میداشت غرض اس ناپاک کلمے کے کلمۂ کفر ہونے میں اصلا شک نہیں اور ایسی
اور جو خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد اور احکام شرعیہ
میں خود محقق اور علوم میں حضرت انبیا کا ہمسر و ہم استا ور بتقلید روافض
مثل انبیا معصوم ماننا اونکی شناعتیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں یہاں صرف
ایک عبارت **شاہ ولی اللہ** پر اختصار کروں **الدر الثمین** شاہ صاحب
مطبوع مطبع احمدی صـ ۴۲ وہ سألتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالا روحانیا عن

Marfat.com

الشیعۃ فاومی الی ان مذہبہم باطل وبطلان مذہبہم یعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحہم اللہ تعالیٰ ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رافضیونکے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا کہ اونکا مذہب باطل ہے اور اسکا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا میں نے پہچانا کہ انکے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض اور اوسکی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو انکے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔ اللہ اونکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں کیوں صاحب اون رافضیونکو تو کہا گیا کہ اللہ انکا برا کرے کیا اسے نہ کہا جائیگا کہ اونکی طرح اسکا بھی برا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں باندھے آمین غالباً اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خاں کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنایا تھا اسکی یہ تمہیدیں اٹھائی گئیں تھیں کہ بعض اولیا اس طرح کے بھی ہوتے ہیں ادہر یہ وحی وعصمت وغیرہ سب کچھ بگھار نبوت کا پورا خاکہ اوتارا آخیر میں یہ بھی جمادی کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم نجانیو قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہاں تو یہ بتا دیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں اودھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ ومصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگوئیں لکھکر پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ امثال این وقایع و واشباہ این معاملات صدہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیا

Marfat.com

خود رسید والہام وکشف بعلوم حکمت انجامید بس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ وحی والے معصوم انبیا کے ہم استاد تقلید انبیا سے آزاد بیواسطۂ انبیا احکام شریعت خدا سے پانے والے یہ پیرجی ہیں میں تو اس عیاری کا قائل ہوں کہ ابتدا ئیوں نہ کہدیا کہ پیرجی معصوم ہیں پیرجی پر وحی اوترتی ہے بلکہ یوں پانی پاندھا کہ صدر کتاب میں بیغرضانہ بعض اولیا کیلیے ان منصبوں کا بثوت مانا اور بنام حکمت مسمی کیا پھر جما دیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں نہیں بلکہ ہمیشہ رہینگے پھر آخر کتاب میں پیرجی کیلیے درجہ حکمت ثابت کردیا یعنی بس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب ہی جس کا ہم نام وحال سب کچھ اوپر بتا آئے ہیں غرض ینو تو ساری جمگئی مگر تین کھٹکے رہ گئے تھے ایک سب میں بڑا یہ کہ آیۂ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب ہوگا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں ظاہر ہے کہ جب کلام الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکل جائے گا اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز وروا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل نرہیگا۔ دوسرا خدشہ پیرجی الف کے نام بے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کربیٹھا کہ نبی اور بے علم یہ کیسا خبط بے ربط تو اس کا یہ ساماں کرلیا کہ پیرجی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں اسی لیے نرے امی رہے ص۴ ازبسکہ نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا رعلیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ ور ا ہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر مصفی ماندہ بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تشبیہ **شفا شریف** میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص۳۳۶ ما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عز حرمۃ المصطفیٰ (الیٰ قولہ) فحق

Marfat.com

ہذا ان درئے عنہ القتل الادب والسجن الخ ص۳۳۷ کون النبی امیا آیۃ لہ وکون ہذا امیا نقیصۃ فیہ وجہالۃ ترجمہ اوس نے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اس کی سزا تعزیر وقید ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اس شخص کا امی ہونا اسمیں عیب وجہالت) تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کر کے براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی ذیعلم ہی نے بقصد تفضیح وتعجیز فرمائش کر دی تو کیسی بنیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لی گئی

تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خاں ص۱۶ اجس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہوا اسکو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا ایسی ہی باتوں کو مٹانے کیواسطے آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہے راندا گیا خدا کے غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اھ ملخصًا ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے موٹے موٹے لغت سنکر کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائیگا پیش خویش ان سب کارستانیوں سے کام پورا کر لیا تھا پیر جی کی مہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیر جی کے نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے مجبور ہیں غیبی کوڑے نے سب بنے کھیل بگاڑ دیئے پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے چُنے سورما پچھاڑ دیئے ؎ جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ؛ وحی وعصمت کی کرامات نہ ہونے پائی ؛ فقطع دابر القوم الذین ظلموا

Marfat.com

وقیل الحمد للہ رب العالمین (کفریہ ۲۵) **تقویۃ الایمان** صفحہ حدیث تو یہ لکھی ارائت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ خود ہی اسکا ترجمہ یوں کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو آگے جو گستاخی کی رگ اچھلے جھٹ آفت کی (ف) لکھکر

فائدہ یہ جڑ دیا یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ اوسکے حامی اوسکے پیرو اپنے ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے کہاں تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گذرے کہاں یہ فائدہ جیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیوں یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے) وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے **فائدہ** یہ حدیث ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابو نعیم وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اوسکی تصحیح اور امام عبد الغنی و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بر شرط بخاری صحیح ہے ابن وحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) وہابی صاحبو تمھارے پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی کی **زرقانی شرح مواہب**

مطبع مصر جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ فی الکامل للمبرد مما کفر بہ الفقہاء الحجاج انہ رای الناس

Marfat.com

یطوفون حول حجرتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انما یطوفون باعواد ورمۃ قال الد
میری کفروہ ہذا لانہ تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان
تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد ترجمہ ابو العباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں
میں جنکے سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اوس نے لوگونکو
روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں
اور گلے ہوئے جسم کا طواف کر رہے ہیں علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علمانے اس
قول پر اس وجہ سے تکفیر کی کہ اس میں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے **فائدہ** یہ
روضۂ اقدس کا طواف کرنیوالے تابعین یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے (کفریہ ۲۶)
تقویۃ الایمان کی ابتدا میں شرک کی کچھ قسمیں اور اونکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں
فلاں قسم سے شرک ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلیں مقرر
کیں ان فصلونمیں جو کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے صـ۱۰ پر اسی بیان اجمالی
میں لکھا حاجتیں برلانی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیا کی یہ شان نہیں جو کسی کو
مصیبت کے وقت پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے اسی میں لکھا صـ۱۲ جو کوئی انبیا اولیا
کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کیوقت اُنکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہی
ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس لیے اس باب
میں پانچ فصلیں کیں اھ ملخصاً غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوی ہے اور آگے ساری
کتاب اس دعوے کا بیان وثبوت اب یہ دعوی تو یاد رکھیئے کہ جو کوئی انبیا اولیا کو
پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلوں میں اسکا بیان سنیئے صـ۲۹ اللہ سے زبردست

Marfat.com

کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہونچا سکتے محض
بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگونکو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا و انبیا
علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو ناکارے لوگ کہا کیا یہ اونکی جناب میں کھلی گستاخی نہیں کیا
انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر خالص نہیں جس کی تفصیل شفا شریف
اور اسی کی شروح وغیرہا کتب ائمہ میں ہے (کفریہ ۲۷) **تقویۃ الایمان** پہلی فصل
میں اس دعوے کا کہ (انبیا و اولیا کو پکارنا شرک ہے) ثبوت سنیئے صـ۱۹ ہمارا رب خالق اللہ
ہے اور اسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر کام و نیز اسکو پکاریں اور کسی سے ہمکو کیا
کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے
دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان
سے کہنا حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ
کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہیں جسکے دل میں رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے
اور طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا کہ انمیں کوئی ایسا
بھی نہ رہا جسکے دل میں دانۂ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اوسے کچھ کام
نہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب میں اون کا ماننا ہی روا نہیں
بلکہ کفر ہے تو دین تو یوں گیا اور دنیا جو ایسوں کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اسمیں کسی
نبی کی سرکار سے ٹکا مہینہ جمعہ کی روٹی ملنے کی بھی امید نہیں تو زوال دنیا کے ایسے
کمانیوالے پوتونکو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و
۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سب سے بدتر خبیث صراط نا مستقیم صـ۹۵ بمقتضائے ظلمت

بعضها فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے

Marfat.com

شیخ وامثال آن از منظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در
صورت گاؤ وخر خود ست کہ خیال آں با تعظیم واجلال بسوید اے دل انسان می چسپد بخلاف
خیال گاؤ وخر کہ نہ آن قدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان ومحقر میبود واین تعظیم واجلال
غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود میشود بشرک میکشد **مسلمانو مسلمانو** خدارا ان ناپاک
ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نمازین
خیال لیجانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اوسکے ساتھ
زنا کا خیال کرنے سے بھی بُرا ہے اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے
سے بدرجہا بدتر ہے ہاں واقعی رنڈی نے تو دل نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی
صدمہ نہ پہنچایا یہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں
وخاتم النبیین پڑھکر تازی بنو تو نکا دربا جلایا اون کا خیال آنا کیوں نہ قہر ہوا اونکی
طرف سے دل میں کیوں نہ زہر ہو **مسلمانو** للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی
زبان وقلم سے نکلنے کا ہے حاش للہ پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں
کی کتابیں دیکھو جو انھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی
ہیں شاید ان میں بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمھارے پیارے نبی
تمھارے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں کہ انھیں مواخذہ
دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھیئے کہ اس نے کس
جگرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بیدھڑک یہ صریح سب و
دشنام کے لفظ لکھدیئے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم وعذاب الیم کا
اصلا اندیشہ نہ کیا **مسلمانو** کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

اور ان کی شان میں ادنے توہین بھی کفر ہے جب کی بارہ میں مفصل تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح میں مذکور ہے

Marfat.com

اطلاع نہوئی یا مطلع ہوکر انسے انھیں ایذا نہ پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ انھیں اطلاع ہوئی واللہ واللہ انھیں ایذا پہنچی واللہ واللہ جو انھیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت آیت ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول کو اپنر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں اور انکے لیے بنا رکھا ہے ذلت والا عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ○ ترجمہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو انکے لیے دکھ کی مار ہے **مسلمانو** پھر ان مقتدیوں کا ایمان دیکھیے ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھکر اسلام کے کان میں انگلیاں دیکر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام یہ اوسکے چیلے بیدام کے غلام سبحن اللہ یہ حرکات اور اسلام کا نام مسلمان وہ ہیں جنھیں قرآن عظیم فرماتا ہے۔ آیت لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ترجمہ تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اوسکے رسول سے اگرچہ وہ اونکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اونکے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی اونکی اپنی طرف کی روح سے) **وہابی صاحبو** مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر

Marfat.com

جماؤ جو اونکی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمھارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کاٹکرا ہو دشمن بناؤ بہزار زبان وصد ہزار دل اوس سے بتری کرو تحاشی کرو اسکے سایہ سے نفرت کرو اوسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر دوسرا تمھیں اللہ ورسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور چیز ہے۔ واے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اوسکے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اسکی امامت وپیشوائی کا دم بھرو ولی جانو امام مانو جو اسے بُرا کہے اولٹی اسی سے دشمنی ٹھانو بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو جیسے بنے اسکی بگڑی سنبھالو اوسکی حمایت میں عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسی کا نام ہے ع اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار ؛ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمھاری ساری بناوٹوں کا دریا جلا گیا **تقویۃ الایمان** یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولیے اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اسکے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر دیکھو اور آنکھیں بند کرکے بہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے کے سے ہیں تیری ناک بجو کی سی ہے تو کیا اسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی

Marfat.com

یا کوئی سعادتمند نجدی اُٹھکر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہی کہ اُنکی آواز لطیف کتّے کے بھونکنے سے مشابہ تھی اُنکا دہن شریف سوئر کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اُسے کیسا سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کردو گے۔ اب تمہیں ظاہر ہوگا کہ اس خبیث بددین نے جو ہمارے عزت والے رسول دوجہان بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات[1] لکھے اُنھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اُسے اپنے سچے پکے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں ذرا یہ فرق بھی دیکھتی جاؤ کہ ہمنے جو نظیریں دیں اُنمیں صرف تشبیہ پر قناعت کی تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہی تو بدرجہا بدتر بتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہوگا الا لعنۃ اللہ علیٰ اعداء رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ وآلہ وبارک وسلم

[1] یہاں اسکے پیروؤں کی غایت معذرت و سخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ یہ کلام اُس نے بقصد توہین نہ لکھا سوق سخن تاکید اخلاص کے لیئے ہے مگر یہ بناوت اُسی قبیل سے ہے کہ ع لن یصلح العطار ما فسدہ الدہر؛ قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہوگا تو کیا وحی اُتریگی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع و قبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کسنے لازم کیا۔ کیا اللہ و رسول کو بُرا کہنا اُسی وقت کلمۂ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے بُرا کہہ جائے کفر و کلمۂ کفر نہیں علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں انکی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اسمیں طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسے بنے اپنے امام کے کفریات سنبھالتی ہیں شفا شریف ص۳۳ تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہا الوجہ الثانی لاحق بنی الجلار ان یکون القائل غیر قاصد للسب والا زراء ولا معتقد لہ ولکن تکلم فی جہۃ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ہو فی حقہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جہۃ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ بالجہالۃ او ضجر او سکر او قلۃ ضبط لسانہ او تہور فی کلامہ فحکم ہذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم اھ مختصراً یعنے اسکا حال تو اوپر معلوم ہوچکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت سے کیطرح روشن و ظاہر ہے کہ قائل نہ تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اُسکا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمۂ کفر بول اُٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بُری بات اور ایکسطرح کی تنقیص بولے اگرچہ اُسکے حال سے ظاہر ہو کہ اُسنے مذمت و توہین کا ارادہ

Marfat.com

مسلمانو اور ذرا اس ناپاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اس لئے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کیساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائیگا اقول الحمد للہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے کسی کافر یا کافر منش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھویں رات کے چاند کا چمکتا نور کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم ہوا ہے ؎ مہ فشاند نور و سگ عو عو کند؛ ہر کسے بر خلقت خود می تند۔ اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک کہ وہ جب آئیگا عظمت کیساتھ آئیگا مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش الکریم میں نماز بے اُنکے خیال باعظمت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اسمیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا۔

۱؎ مکتوبات شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ ج ۲ مکتوب ۳۱ صفحہ ۴۶ خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ نوشتہ بودند (الخ پوری عبارت زیر کفریہ ۵۳ صد ۴۷ میں آتی ہے) سبحٰن اللہ کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر۔ تف بر روئے کافر وحشی و کفر منشی ان کے (بدگویوں کی) طرف خیال لیجانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اس میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر۔ اور کہاں شیخ طریقت و آقائے نعمت و خداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہو۔ نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نماز میں اسی صورت کو سجدہ محسوس ہو وہ قبلہ عبادت ہے نہ مسجود لہ جو اس قبلہ سے پھرا وہ بیدولت تباہ ہوا اس کا کام برباد گیا تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبان خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے۔ غرض وہ بول یہ قول باہم لڑ رہے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر تولے کھڑے ہیں دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھالتے ہیں اُدھر جھکا لے یا اِدھر ڈالتے ہیں ؎ یا دامن یار رفت از دست؛ یا ایں دل زار رفت از دست۔
کذالک العذاب و لعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ ۱۲

Marfat.com

مسلمانو کیا انکے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنیکا حکم نہوا بیشک ہوا اور واقعی انکا خیال مسلمان کے دل میں جب آئیگا عظمت و جلال ہی کے ساتھ آئیگا کہ اسکا تصور انکے پاک مبارک تصور کو لازم بین بالمعنی الاخص ہے اور عرض سلام تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف ان کے خیال بلکہ خاص نماز میں انکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنفقین لا یعلمون احیاء العلوم مطبع لکھنؤ ج ۱ صفحہ ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ۱ صفحہ ۱۳۹ وصفحہ ۱۴۱ سمعت سیدی علیا الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ یقول امنا امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنیکا اس لیئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کیساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اس لیئے کہ حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب صدیقی صفحہ ۱۲۱ ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویہا بذکرہ واثباتا

Marfat.com

للاقرار برسالتہ وادار لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُنکا ذکر پاک بلند کرنیکو اور اُنکی رسالت کا اقرار ثابت اور اُنکے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیئے) اولیائے عظام وعلمائے کرام نے اِس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اُسے مواہب لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کروں اِس سے بہتر کہ اِن غیر مقلدوں کے امام آخر الزمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ انپڑا شد و سخت تر ہے۔

مسک الختام نواب بھوپال مقام صفحہ ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال واوقات خصوصاً در حالت عبادات ونوافل وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی ترست و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ ست علیہ الصلاۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود وحاضر ست پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور وفائز گردد

آرے ؎ در راہ عشق مرحلۂ قرب وبعد نیست ۔ می بینمت عیاں دعامی فرستمت۔

اس عبارت میں نواب بہادر فرماتے ہیں مشرکوں نے انبار لگا گئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظر ہیں ایک شرک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرہ ممکنات میں موجود وحاضر ہیں دو شرک نمازی نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہو تاکہ قرب الٰہی پائے تین شرک مگر یہ کہے کہ اگلی سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیت سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ اسی طرح

Marfat.com

وعلی عباد اللہ الصلحین کیا شرک سے بچریگا کہ امثال آں از مظہرین سبکو شامل مسلمانو
کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہیں اور حضرت امام شافعی و امام احمد
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہی پھر درود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہی درود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال عظمت
وجلال سے انفکاک کیونکر ممکن مسلمانو ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک
امام منفرد پر واجب اور ان غیر مقلد وہابیوں کے یہاں سب پر فرض ہی ان سے کہو
اسمیں سے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ نکالڈالیں یعنی راہ انکی جنپر تو نے انعام کیا۔
جانتے ہو وہ کون ہیں ہاں قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۝ ترجمہ جن پر
خدا نے انعام کیا وہ انبیا اور صدیق اور شہدا اور نیک لوگ ہیں) جب صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پڑھکر انکی راہ مانگی جائیگی ضرور عظمت کیساتھ انکا خیال آئیگا اور وہ
اسکے نزدیک شرک ہی تو الحمد میں سے اس شرک کے دور کرنیکی کوشش کریں صرف
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ رکھیں کہ انبیا و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و
نصاری کی یادگاری رہے بلکہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بھی رکھنے کے قابل نہیں
کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصدیق اکبر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد لیئے گئے ہیں فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوع مصر ۹۵ھ

صد ۳ الصراط المستقیم کتاب للہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ
مسلمانو میں فقط الحمد کو کہتا ہوں نہیں نہیں شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی
کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا ابن باجی شرک سے نہ بچیگا۔ جن سورتوں میں حضور

Marfat.com

پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملئکہ عظام یا صحابہ کبار یا مہاجرین و انصار یا متقین و محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں انکا تو کہنا ہی کیا ہے یوہیں وہ بھی جن میں حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کے قصص مذکور ہیں کہ انکا تصور جب آئیگا عظمت ہی سی آئیگا جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے انکے سوا گنتی ہی کی سورتیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی اور کچھ نہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چاروں قل تبت میں کھلا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اُسکی تلاوت میں ضرور خیال جائیگا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کس کی طرف سے لے رہا ہے یہ سخت غضب الٰہی کس کی جناب میں گستاخی کرنے پر اُتر رہا ہے الف شریف میں اگر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحۃً ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر ہی اور وہ بھی کمال تعظیم کیساتھ کہ اپنی ربوبیت کو اُس کی طرف اضافت فرمایا اُسکا تصور کب بے عظمت آئیگا بنظر ظاہر صرف سورۂ تکاثر اس عالمگیر بلا سے بچیگی باقی تمام و کمال ہر سورۃ کی تلاوت شرک[1] میں ڈالیگی پھر تکاثر بھی بچی تو صرف شرک معصیت یا کراہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابر و جحیم و اموال و نعیم کا خیال اُس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کیساتھ نہ آکر خیال انبیا و اولیا کے شرک میں نہ ملا تو خیال گاؤخر کی قباحت میں تو شریک ہوگا۔ تف ہزار تف ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانو میں صرف نماز ہی میں گفتگو کرتا ہوں نہیں نہیں اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک ہی کیا فقط نماز ہی

[1] اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ عیاذاً باللہ ان شرکیات کی واجب و سنت و جائز کرنیوالی ہوئی صحابہ سے آجتک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے اس سے بڑھکر اور کیا کلمہ کفر ہوگا۔ شفا شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳ نقطیع بتکفیر کل قائل قال قولاً توسل بہ الی تفضیل الامۃ ترجمہ جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنیکی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ للمصنف لعلہ ۹ منہ ظلہ

Marfat.com

عبادت ہی نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت میں شرک روا ہی حاشا کسی عبادت میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اُنکے ذکر اُنکی یاد اُنکی تعظیم اُنکی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادتِ تلاوت بے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس چوبائی شرک سے کدھر مفر غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ قبیح خود اقبح القبائح و مجموعہ صدہا کفریات و فضائح ہی **مسلمانو** تمنے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوٰے اسلام باقی ہے سبحٰن اللہ یہ ہُ اور یہ دعویٰ ربانی اعوذبک من ھمزات الشیطٰن واعوذبک ربان یحضرون تبنیہ میں نے اس کفر یہ ملعونہ کی تفضیح و تقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علمانے یہاں کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ اخبث الابوال کے بعد مجھے اسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہی مگر اجمالاً اتنا اور سُن لیجئے کہ اُسکے حصہ میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد والواب جہنم سات **کلیات کفریات** کے ہیں (۱) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اُسے غلط باطل کہہ جائے **شفا شریف صد ۳۷۳ معین الحکام** امام علاؤ الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر صد ۲۲۹ من استخف بالقرآن او لشی منہ او جحدہ او کذب بشی منہ او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک و شک فی شی من ذلک فھو کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اُسکے کسی حرف سے گستاخی یا اُسکا انکار یا اُسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اُسکا اثبات یا جسکا اثبات فرمایا اُسکی نفی کرے

Marfat.com

دانستہ یا اُسمیں کسی طرح کا شک لائے وہ باجماع تمام عُلما کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود (۳) اسکے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴) یوہیں حضرات ملائکہ عظام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اس کے اکابر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دھلوی اور اُنکے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اُنکے والد شاہ عبدالرحیم اور اُن سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں اہلی گہلی پھر رہی ہیں تو اُسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب مشرک تھی پھر یہ انھیں امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفوں سے یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اُسکا نیم اقراری کفر یہ ہوا (۷) کھلے شرکوں کے بھاری تو دے خود اِس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اِس کتاب میں کفر دوسری میں ایمان یہاں شرک ہائے فلاں تو یہ پورا اقراری کفر یہ ہے میں اِن سب کی پوری تفصیل کروں تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کلیے کیلئے بکثرت جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ **اکمال الطامہ علی شرک سوے بالامور العامہ** ۱۳۱۱ھ میں جمع کیئے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت رسائل میں کلام ملے گا اور خود اِسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتہ چلیگا یہاں بطور نمونہ ساتوں کلیے کی صرف ایک ایک مثال لکھوں (کفر یہ ۳۰) اللہ عزوجل فرماتا ہے تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ترجمہ۔ ہم یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیئے اور اُنکی سمجھ نہیں مگر عالموں کو) یہ شخص غیر مقلدی اور دین الٰہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے

Marfat.com

کے لیئے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں **تقویۃ الایمان** صہ۳ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اُس کو بڑا علم چاہیئے سو یہ بات بہت غلط ہے اھ ملخصاً لطف یہ کہ اپنے اِس گھڑے مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ سے اور خود ہی اُسکا ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک رسول ان میں سے پڑھتا ہے اُنپر آیتیں اُسکی اور پاک کرتا ہے اُنکو اور سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی باتیں کیوں حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے تو نبی کے سکھانیکی کیا حاجت تھی سبحٰن اللہ رد و اسد و اتو خود سمجھ لیں اور صحابۂ کرام سکھانے کے محتاج (کفریہ ۳۱ و ۳۲)

تقویۃ الایمان صہ۱ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اُس سے مُرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُنکو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُنکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً کاش یہ ظالم صرف اِسقدر کہتا کہ جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا مگر یوں مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسی کی نسبت کسی مُسلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام مُسلمانوں کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ صہ۵ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب صہ۴۵ سو پیغمبر خدا کے فرمانے

Marfat.com

کے موافق ہوا کہ تمام دُنیا میں کوئی مُسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر
خواہ یوں سمجھے خواہ یوں کہ اللہ نے اُنکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے
اب غور کیجئے کہ اس ناپاک ملعون قول پر انبیاء و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اسکے
پیشواؤں سے لیکر خود اُس ظلوم وجہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اَغْنٰھُمُ
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ترجمہ اُنھیں دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے
آیت وَتُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ترجمہ اے عیسٰی تو تندرست کرتا ہے
مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ قرآن عظیم کے شرک
ہیں اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دیگا کہ تندرست کردینے کی
قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند کے نزدیک شرک ہی۔
(کفریہ ۳۳) آیت اُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ
ترجمہ عیسٰے علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست
کرتا ہوں اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے) یہ معاذ اللہ عیسٰی مسیح کلمۃ اللہ
علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا شرک ہوا (کفریہ ۳۴ تا ۳۸) آیت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ہ ترجمہ اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ
کرو سب سجدے میں گرے سوا ابلیس کے آیت وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ
وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا ترجمہ یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب
یوسف کے لئے سجدے میں گرے) یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالٰی اور ملئکہ و
آدم و یعقوب و یوسف علیہم الصّلاۃ والسّلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم دیا ملئکہ
نے سجدہ کیا آدم راضی ہوئے یعقوب ساجد یوسف رضامند تفویۃ الایمان ص۱۱

Marfat.com

جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے اُسپر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ انکی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً صدہ شرک جیسی سجدہ کرنا گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور بندہ اور اسبات میں انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اھ لھذا یوں تو اِس گمراہ کا اُستاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتر افرمایا کیا مگر وہ شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کسی شریعت میں حلال نہیں ہوسکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اُسے پھر کبھی منسوخ بھی فرمادے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) **حدیث** حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ ترجمہ ابن جمیل فقیر تھا اُسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا) یہ حدیث **صحیح بخاری** مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۵ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں اللھم انی احرم ما بین جبلیھا مثل ما حرم بہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ ترجمہ الٰہی میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اُسکے جیسے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا) **صحیح بخاری** ج ۱ ص ۲۵۱ **صحیح مسلم** ج ۱ صفحہ ۴۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حدیث** حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابراہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھا ولا یصاد صیدھا ترجمہ بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم کیا نہ کاٹی جائیں اُسکی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اُسکا شکار **صحیح مسلم** ج ۱ ص ۴۴۰ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب کی حدیثیں صحاح و سنن و مسانید

Marfat.com

وغیرہا میں بکثرت ہیں جنمیں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اسکے گرد و پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے ائمہ حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں مع نظر مذکور مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو صراحۃً مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب اس شخص کی سنیئے **تقویۃ الایمان** صـ۱۱ اگر دو پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیئے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اسپر شرک ثابت ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ انکی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے تف ہزار تف بروئے بیدینان۔

(کفریہ ۱۴۱ تا ۱۴۶) **تفسیر عزیزی پارۂ عم شاہ عبدالعزیز صاحب** مطبوعہ بمبئی صـ۱۱۴

بعضے از اولیاء اللہ را کہ آلۂ جارحۂ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در آن وقت ہم مترنم بانیمقال است ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن۔ یہ عبارت سراپا بشارت

Marfat.com

اِس شخص کے مذہب ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ سرتا پا شرک جلی سے ملوث ہے اولیائے
کرام کا دُنیا میں تصرّف بعد انتقال بھی اُنکا تعلق باقی رہنا اُن کے علوم کی وسعت
کہ اُدھر بھی مستغرق ہیں اِدھر بھی خبر رکھیں اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدوں کو
مناصب عالیہ تکمیل تک پہنچانا حاجتمندوں کا اپنی حاجتیں اُنکی پاک روحوں سے
طلب کرنا اُنکا حل مشکل فرمانا نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھی حضرت
شاہ صاحب کے کلام میں المضاعف ہیں ہاں ہونا ہی چاہیئے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ
ہیں کلام الملک ملک الکلام (کفریہ ۴۷ تا ۴۹) تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح

ص۳۹۶ وص۳۹۷ حضرت امیر و ذریۂ طاہرۂ اورا تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان
می پرستند و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام
ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است وہابی صاحبو یہ بھی
اکھٹے تین شرک ہیں ہر اک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھئے کتنے بڑے شرک پسند
مشرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہیں کہ کار و بار عالم کو دامن ہمت حضرت
مولیٰ مشکل کشا و اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وابستہ مانتے اور پیروں کی طرح
اُن سب کی پرستش اور اُن کے اور تمام اولیا کے نام کی نذر منت جائز جانتے اور نہ
آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ انھیں بلاؤں میں سانتے ہیں اب تو عجب
نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجئے تقویۃ الایمان

ص۳ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسکا
مخلوق اور اُسکا بندہ سمجھتے تھے اور اُن کو اُسکے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھی
مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی اُنکا

Marfat.com

کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے پانچویں فصل شرک فی العادۃ کی بُرائی کے بیان میں لکھا صد ۶۱ پیر پرست اپنے تئیں کہلوانا محض بیجا ہے اور نہایت بے ادبی (کفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر کہ وہ خود اور انکے بارہ اساتذۂ حدیث و پیران سلسلہ ناد علیا مظہر العجائب ؛ تجدہ عونا لک فی النوائب ؛ کل ہم و غم سینجلی ؛ بولایتک یا علی یا علی یا علی - کی سندیں لیتے اجازتیں دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ خوارق و فیوض ظاہر ہوتے ہیں جنھیں دیکھ کر عقلیں اچنبے میں ہیں جب تو انھیں ندا کریگا تو انھیں مصائب و آفات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہے - آپکی ولایت سے یا علی یا علی یا علی الحمد للہ ان شاہ صاحب اور انکے پیروں اُستادوں نے تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں مولیٰ علی کے پکارنیکا حکم ایک شرک اُنھیں مصیبتوں میں مددگار ماننا دوسرا شرک یا علی یا علی یا علی کی لَے باندھدینا تین شرک جسے اِس نفیس و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار من ینبوع اصلاۃ الاسرار و حیات الموات فی بیان سماع الاموات و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ و الامن و العلیٰ لنا عتی للمصطفیٰ بدافع البلاء وغیرہا مطالعہ کرے (کفریہ ۵۳ تا ۵۵) تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و منتہی و مفرغ و ملجا و سید و مولیٰ جناب شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب نہم صد ۴۶ خواجہ محمد اشرف ورزن نسبت رابطہ را نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجو و خود

Marfat.com

میداند و می بیند و اگر فرضاً نفی کند منتفی نمیگردد بحبت اطوار ایندولت متمنائے طلاب
از ہزاران یکے را مگر بدہند صاحب ایں معاملہ مستعد تام المناسبۃ ست بحیثیکہ باندک
صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات اورا جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است
نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نہ کنند ظہور ایں قسم دولت سعادتمندان را میسر است
نادر جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ
جماعۂ بید ولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود
را برہم زنند یہاں بھی تین ڈبل شرک ہیں ہر ایک لگے باٹوں سے ہزار من کا مرید نے لکھا
کہ تصور شیخ اسقدر غالب ہی کہ نمازوں میں اُسکو اپنا مسجود جانتا ہے صورت شیخ ہی
کو سجدہ نظر آتا ہے جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندوں کو ملتی ہے طالبان
حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہی ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال میں
شیخ کو اپنا متوسط جانو دو شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت میں پیر کی طرف متوجہ
ہو تین شرک اب یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ نماز میں پیر وغیرہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف خیال لیجانا چنیں و چناں ہے اور منجر بشرک ناظرین آپ نے جانا
کہ وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بے دولت و تباہ کار بتا رہے ہیں
ہاں وہ یہی بے دولت ہی صراط المستقیم میں کہتا ہے ص۱۳۱ از جملہ اشغال ملتبدعہ شغل برزخ
ست اُسی میں ہے ص۱۱ صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے خاص

لہ تقویۃ الایمان ص۴ جو بات سچی ہی کہ اللہ بندہ کیطرف سب سے زیادہ نزدیک ہی سو اُسکو چھوڑ کر جھوٹی بات
بنائی کہ اور ونکو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادیں
پوری کرتا ہے سب بلائیں ٹالدیتا ہے سو اُسکا حق نہ پہچانا اور اُسکا شکر ادا نہ کیا یہ بات اوروں سے
چاہنے لگے پھر اس اُلٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں سو اللہ ہرگز انکو راہ نہیں دیگا ۱۲ منہ

Marfat.com

اِس مسئلہ میں ایک نفیس رسالہ مسمی الیاقوتۃ الوسطۃ فی قلب عقد الربطۃ لکھا اُس میں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب و غیرہم کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علمائے عظام کے تیس ارشادات سے اِس شغل کا جواز ثابت کیا اِس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ بدعتی تصویر پرست ہیں جب تو جناب شیخ مجدد نے تبہ کار و منحرف بتایا (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موصوف ج ۱ مکتوب ۳۱۲ صـ۴۴۸ مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام درباب جواز اشارت بسبابہ بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ صـ۴۴۹ و غیر ظاہر مذہب ست و انچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشیر ولا یصنع کما یصنع النبی علیہ و علے آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہما از روایات نوادر ست نہ روایات اصول و فی المحیط اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لا یشیر و منہم من قال یشیر و قد قیل سنۃ و قیل مستحب و الصحیح حرام ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتوی دادہ باشند ما مقلدان را نمیرسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم مرتکب ایں امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین را علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات ننماید یا انکار دکہ اینہا بمقتضائے ارائے خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست تجویز نکند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست پس عدم اشارت سنت علمائے ما تقدم شدہ صـ۴۵۰ احادیث را ایں اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضائے احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام صـ۴۵۱ اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند

Marfat.com

گو بم ترجیح عدم جواز راست اھ ملخصاً اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانوں سے ٹینٹ آنکھوں سے جالے ہٹا کر یہ دھوم دھامی عبارت سُنیں اور اسکے تیور دیکھیں جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ دربارۂ اشارۂ احادیث حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ حدیثیں معروف مشہور ہیں مگر ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارے کا ذکر نہیں اور ہمارے عُلما کی سُنّت عدم اشارہ ہی ہماری فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہٰذا ہمیں احادیث کے مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہئے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سُنّت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اُسے بے عقل ہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہی جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہانتک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود حتی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اسپر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتوے پر لحاظ ہوگا صرف اس لیئے کہ ظاہر روایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرجح اور اسکے خلاف صحیح و مشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا۔ ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہیں تسمہ بھی لگا رہا اب شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیئے کہ خاص اپنی پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلۂ مذہب احادیث چھوڑنے اور سُنّت نبوی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے مقابل سُنّت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سُناتا ہے۔

Marfat.com

تقویۃ الایمان صـ۲۴ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے صـ۳۲ اس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوں کی رسموں کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالیں سند پکڑتے ہیں صـ۴۲ رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ اسکے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے صـ۶ اسی طرح کی خرافاتیں بکتے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط غلط رسموں کی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے۔

تنویر العینین لیست شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علیٰ خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ میں کیسے جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کو لیئے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پالے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شرک کا میل ہے **تنویر العینین** اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ والکتاب ویاول الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ہذہ الآیۃ فی جوابہم وکیف اخافما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام کی پیروی کہ اسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلیں ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونے کا میل ہے اور شرک میں کا حصہ اور تعجب یہ کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اسکے چھوڑنے

Marfat.com

والے کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت انکے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں
اس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اوروں
کو اللہ کا شریک ٹھہرایا) افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ
میں ایسے فرزند دلبند سعادتمند پیدا ہونے والے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت
بالائے طاق سرے سے اصل ایمان میں خلل بتائیں گے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی
بتائیں گے شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ
ہونہار سپوت اُٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پدری اُستادی درکنار عیاذا باللہ کفر و شرک
سے قبر پاٹیں گے ہمیں سے پیدا ہو کر ہماری ہی مُسلمانی کی جڑ کاٹیں گے از ماست کہ
بر ماست اللہ تعالیٰ گندہ کرنیوالی مچھلی سے بچائے ع بدنام کنندہ نکو نامے چند۔ ؎
زنان بارور گر مارزایند ؛ بہ از طفلے کہ ناہنجار زاید۔ غرض کہاں تک گنیے انبیا و مرسلین
و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے
چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کا ایک ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا سب اسی
ہولی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا ہے **حضرات وہابیہ** سے استفسار کہ اپنے امام کا تھا
دیکھ شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب شیخ مجدد صاحب سب کو کھلم
کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کر کے اس مصنوعی امام کو گمراہ
بددین و مکفر مسلمین و مورد لزوم ہزاران کفر جانو گے میں عبث تشقیق کرتا ہوں
بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اسی کو اختیار کیجئے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو
ظاہر ورنہ شق اوّل پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اُن کا
مداح اُنکا معتقد اُنکا مُرید اُنکا مقلد انھیں امام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا

Marfat.com

جانے تو آپ لزوم کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے
خود کافر ہے اِس شخص پر کفر ہر طرح لازم رہا کہ کرد کہ نیافت یہ اسکی جزا ہے کہ
مُسلمانوں کو محض بے وجہ ناحق ناروا بات بات پر مشرک کہا تھا ۵

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔ چندان اماں نداد کہ شب را سحر کند۔ (کفریہ ۵ تا ۶۱)

صراط مستقیم صفحہ ۱۳۶ ائمہ ایں طریق واکابر ایں فریق در زمرۂ ملئکہ مدبرات الامر کہ در
تدابیر امور از جانب ملأ اعلی ملہم شدہ در اجرائے آن می کوشند معدود ند پس احوال ایں
کرام بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد صفحہ ۶۶ قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا
ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ست و در سلطنت
سلاطین و امارت امرا ہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست
صفحہ ۱۱۲ ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت
می باشند و ایں کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوئے
خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست
صفحہ ۵۴ دریں مقام بعضے خلیفۃ اللہ می باشند خلیفۃ اللہ آں کسے ست کہ برائے انصرام
جمیع مہام اورا مقرر کردہ مانند نائب سازند صفحہ ۳۴ اورا در کنف ولایت خود گرفتہ
وزیر سایۂ کفالت تربیت خود آوردہ جارحۂ تدبیر تکوینی و تشریعی خود می سازد۔

ان پانچ شرکیات میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ ملائکہ و اولیا کارو بار عالم کے مدبر
ہیں اولیا عالم کے کام جاری کرتے ہیں اولیا کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار
کلی دیا جاتا ہے۔ تمام کام انکے ہاتھ سے انصرام پاتے ہیں بادشاہوں کے
بادشاہ بننے امیروں کی امیری پانے میں مولیٰ علی کی ہمت کو دخل ہے اب

Marfat.com

تقویۃ الایمان کی سنیئے اسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲ میں سن چکے بعض
اور لیجئے صد ۷ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی صد ۴۲ جسکا
نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں صد ۲۹ کسی کام میں نہ بالفعل انکو دخل ہے
نہ اسکی طاقت رکھتے ہیں صد ۲۸ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے
اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اسکو مانے سو اسپر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے
اور اسکے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) صراط مستقیم
صد ۱۲۱ دریں حالت اطلاع بر امکنہ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ دور و دراز جائے
وے بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد صد ۱۲۴ برائے انکشاف

حالات سموٰت و ملاقات ارواح و ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آں مقام
و دریافت امکنۂ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکریا حی قیوم ست (الی قولہ)
و در سیر مختار ست بالائے عرش نماید یا زیر آن و در مواضع آسمان نماید یا بقاع
زمین الخ صد ۱۲۵ برائے کشف قبور سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح مقرر ست صد ۱۲۹
برائے کشف ارواح و ملائکہ و مقامات آنہا و سیر امکنۂ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع
بر لوح محفوظ شغل دُرہ کند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت
و دوزخ خواہد متوجہ شدہ بسر آں مقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آں مقام ملاقات
سازد الخ صد ۱۲۹ برائے کشف وقائع آئندہ اکابر ایں طریقہ طرق متعدد نوشتہ اند صد ۱۵۱ آن
عزیز باوجود وجاہت عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد صد ۱۲۷
اپنے پیر کو لکھا کشف بعلوم حکمت آنجا مید۔ ان سات شرکیات میں صاف صاف
کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات

Marfat.com

ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اور اُن کے
مقامات اور جنت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال اور آئندہ کے واقعات کھُلجاتے
ہیں یہانتک کہ عرش فرش سب میں اِن کی رسائی ہوتی ہے حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع
پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین آسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کرلیں اور
اِن سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اِس شخص نے بتائے کہ یوں کرو
تو یہ رتبے ملجائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے اب **تقویۃ الایمان** کی پوچھو
صـ۲۷ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دُنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں
سو انکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا صـ۲۵
ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بیخبر ہیں اور نادان صفحہ ۵۰
جو کہ اللہ کی شان ہے اور اِس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اُس میں اللہ کے ساتھ
کسی کو نہ ملاؤ۔ مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے
ہیں تو اِس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی
جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ سبحٰن اللہ وہاں تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان
جنت و دوزخ حتیٰ کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض
تین لوک روشن تھے عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا
خود ان پیر جی کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہوجائیں گی مگر معاذ
اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انجانی یہانتک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار
کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لیں اگر انھیں کوئی کہے کہ وہ کسی درخت کے
پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو اُس نے انھیں اللہ کی شان میں ملا دیا وہاں تو بندگی کو وہ

Marfat.com

وسعت تھی یہاں آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی۔
حق فرمایا اللہ عزوجل نے مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اللہ می کی قدر نہ کی جیسی چاہیئے تھی

تقویۃ الایمان صفحہ شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوی کرنیوالے
اُس میں داخل ہیں یعنی جیسے یہ شخص اور اُسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اُنکے لئے کشف کا
دعوی کر کے شرک میں ۔ بے کَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
(کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات امام الطائفہ تھا اتباع واذناب کہ اُسکے عقائد کو صحیح وحق
جانتے اور اُسے امام وپیشوا مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں شرح

فقہ اکبر صفحہ ۲۰۰ **مجمع الفتاوی** سی من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر اولو تکلم بہ مذکر وقبل
القوم ذلک کفروا الخ ترجمہ جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اُسپر ہنسے (یعنی راضی ہو اور انکار
نکرے) دونوں کافر ہو جائیں اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر بولے اور لوگ اُسے قبول
کریں تو سب کافر ہوں اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول

صفحہ ۳۱۱ من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ اور ضی بہ یکفر۔
ترجمہ جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو اسی طرح جو اُسپر ہنسے یا اُسے اچھا سمجھے یا اُسپر راضی ہو کافر
ہو جائے **بحر الرائق** ج ۵ صفحہ ۱۳۴ من حسن کلام اہل الاہواء او قال معنوی او کلام لہ معنی
صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بدمذہبوں کے کلام کو اچھا
جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے
کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہو گیا (کفریہ ۷۰) ان صاحبوں کی قدیمی عادت
دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد پائیں بیدھڑک اُسے مشرک بتائیں
بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ وروایات فقہیہ مصححہ رجیحہ اپنر حکم کفر عائد ہونیکو بس ہے طرفہ یہ

Marfat.com

کہ اس فرقۂ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعویٰ ہے **صحیح بخاری** ج ۲ ص ۹۱۰ **صحیح مسلم** ج ۱ ص ۵ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت حضور پُر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی مسلمان کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔ **صحیح بخاری** ص ۸۹۳ **صحیح مسلم** ص ۵۷ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحدیث حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں ایسا نہ ہو تو اسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ **حدیقہ ندیہ** شرح طریقۂ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲ ص ۱۵۶ اکذلک یا مشرک نحوہ ترجمہ اسی طرح کسی کو مشرک یا اسکی مثل کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا) میں کہتا ہوں یہ معنی خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **تقویۃ الایمان** ص ۴۲ مشرک ہیں اللہ سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو کہیں بدتر ہے **شرح الدرر والغرر** للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی پھر **حدیقہ ندیہ** ج ۲ ص ۱۴۲ و ص ۱۵۶ لو قال لمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشائخ بلخ لا یکفر واتفقت ہذہ المسئلۃ بنجارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فیرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملخصا ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر اعمش فرماتے تھے کافر ہوگیا اور دیگر مشائخ بلخ فرماتے کافر نہ ہوا پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ

Marfat.com

بخارا شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے دیتے تھے انھوں نے بھی اسی طرف رجوع فرمائی **شرح فقہ اکبر** صـ۲۲۰ رجع الکل الی فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم **ترجمہ** سب ائمہ اسی فتوے کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے **عالمگیری** ج۲ صـ۲۷۸ **ذخیرہ** سے برجندی **شرح لقایہ** مطبع لکھنؤ ج۴ صـ۶۵ **فصول عمادی** سے **حدیقہ** صفحہ ۱۴۰ و ۱۵۶ **احکام حاشیہ درر** سے **خزانۃ المفتین** ج۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر **جامع الفصولین** ج۲ صـ۳۱۱ **قاضی خان** سے **بزازیہ** ج۳ صـ۳۳۱ **رد المحتار** مطبع استنبول ج۳ صـ۲۸۳ **نہر الفائق** وغیرہ سے المختار للفتوی فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بنا علی اعتقادہ انہ کافر یکفر **ترجمہ** اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یوں کہا تو کافر ہو جائیگا **درمختار** صـ۲۹۳ **شرح وہبانیہ** سے یکفر ان اعتقد المسلم کافرا بفتی **ترجمہ** مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہے) **جامع الرموز**[1] مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج۲ صـ۶۵۱ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر **ترجمہ** مختار یہ ہے کہ اسے اپنے مذہب میں کافر جانکر کہا تو کافر ہو گیا **مجمع الانہر** مطبع استنبول ج۱ صـ۶۶۵ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر **ترجمہ** اپنے عقدے میں ایسا سمجھ کر کہے تو کافر ہے) اس مذہب مختار و ماخوذ للفتوی و مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے

[1] فصول عمادی سے ۱۲ اسل السیوف۔

Marfat.com

مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ انکی کتب[۵۱] مذہب میں صاف مصرح ہے تو باتفاق مذاہب مذکورہ فقہائے کرام انھیں لزوم کفر سے مفر نہیں[۵۲] کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۵

تذنیل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اُس کے امام کے کفری اقوال اور انپر کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جنکا شمار بظاہر **ستر کفریات** تک پہنچا اور حقیقۃ دیکھیے تو بیشمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریوں کے کلمات میں ہر کلمہ صدہا کفریہ کا خمیرہ ہے یونہیں کفریہ ۲۲ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ یہ ستر کیا ان میں سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھایئے تو اب ان کفریات کو خواہ ستر کہیے خواہ **ستر ہزار کفریات** ٹھہرایئے اور کیوں نہو کہ وہاں عمر بھر یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب اسی میں گنوایا تھا مسئلیں چڑھی تھیں مہاریں بڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار

---

[۵۱] مثل تقویۃ الایمان و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی وغیرہا میں جابجا مصرح ۱۲ اسل السیوف [۵۲] باقی تفصیل و تحقیق ہمارے رسائل النہی الاکید لکوکبۃ الشہابیہ حصہ اول مجلد ششم العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویہ میں ہے لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار یقیۃ السلف عمدۃ الابرار خاتم المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ کبراء البلد الامین شیخنا و برکتنا و سیدنا و قدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالٰی عنہ و عنا بہ و قدسنا بسر الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی ان گمراہوں کی نسبت تصریحًا ارشاد فرمایا صـ۳۲ ہؤلاء ملحدۃ المکفرۃ للمسلمین ترجمہ یہ ملحد کافر بیدین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل ردالمحتار ج۳ صـ۳۰۴ رسالہ علامہ ابن کمال پاشا ہے الملحد اوسع فرق الکفر جداتن جمیع ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا صـ۳ امر الشریف مسعود ان ینظر علماء الحرمین العلماء الذین بعثوہم فناظروہم فوجدوہم ضحکۃ و سخرۃ کحمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ و نظروا الی عقائدہم فاذا ہی مشتملۃ علی کثیر من الکفریات ترجمہ مکہ معظمہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو انکے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں مناظرہ کریں علمائے کرام نے ان ملعونوں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ ایسے مسخرہ ہنسنے کے قابل ہیں جیسے بھڑوے کے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور انکے عقائد کو غور فرمایا تو انھیں بہت باتیں وہابیہ کی حد کفر تک قائل کافر ہے۔ اسی رسالہ مبارکہ میں صـ۳۲ تا صـ۳۵ تک حدیثیں نقل فرمائیں جنمیں اس فرقۂ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے انمیں بھی جابجا انکے کافر اور دین اسلام سے بکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اسی میں انکے متعلم اول شیخ نجدی صـ

Marfat.com

کفرے بول جانا وہاں کیا بات تھی یہاں قصد استیعاب آب دریا بیمودن ودانہائے
ریگ شمرونکے قبیل سے ہے لہذا اس طرف سے عطف عنان کیجئے اور اُنکے اقوال
خاصہ پر خاک ذلت ڈالکر بہت مشائخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور
اسکے تمام طوائف سابقہ ولاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سُن لیجئے کہ انھیں کا فر کہنا
فقہاً واجب ہے۔ واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبدالوہاب نجدی ہیں ابن عبدالوہاب انکا
معلم اوّل تھا اُسنے کتاب التوحید لکھی جس میں اپنے فرقۂ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام
کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً پر چڑھائی کرکے کوئی
دقیقہ گستاخی وبے ادبی وشرارت وظلم وقتل وغارت کا اُٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان
اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے
کھلتا ہے یہ فرقۂ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنہوں نے سب میں پہلے
حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہ الکریم پر خروج
کیا اور اسد اللہ القہار کی ذوالفقار کافر شکار سے دار البوار کا رستہ لیا جن کی نسبت
حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہونگے جب اُنکا ایک گروہ ہلاک ہوگا
دوسرا سر اُٹھائیگا یہانتک کہ اُنکا پچھلا طائفہ دجّال لعین کے ساتھ نکلیگا بموجب
اِس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اُٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع
میں اِسنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئی جن کا پیشوا شیخ نجدی
تھا اسی کا مذہب میاں اسمٰعیل دہلوی نے قبول کیا اور اُسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ
الایمان کہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار میں پھیلایا اور بلحاظ معلم اوّل وہابیہ و بنظر
معلم ثانی اسمٰعیلیہ لقب پایا اِس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دُنیا میں

Marfat.com

وہی موحد و مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر ردالمحتار ج ۳ صـ ۴۷۶ ویکفرون
اصحاب نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو
بیان لمن خرجوا علیٰ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم لم یعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتہم وخرب بلادہم
وظفر ہم عساکر المسلمین عام ثلثۃ وثلثین ومائتین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ خاص یہ ان
خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جن پر خروج کریں انھیں اپنے عقیدے
میں کافر جانیں جیسا ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے پیرووں سے واقع ہوا
جنہوں نے نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپکو حنبلی بتاتے تھے
مگر انکا مذہب یہ کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو انکے خلاف مذہب ہیں مشرک ہیں
اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت وعلمائے اہل سنّت کا شہید کرنا حلال ٹھہرالیا یہانتک کہ
اللہ عزوجل نے انکی شوکت توڑی انکے شہر ویران کیئے مسلمانوں کے لشکر کو اپنر
فتح دی سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس ہجری میں یہاں سے تو انکی اصل مذہب مشرب معلوم
ہو لیئے اب علمائے کرام سے انکا حکم سنئے بزازیہ ج ۳ صـ ۳۱۸ یجب تکفیر الخوارج
فی الکفار ہم جمیع الامۃ سواہم ترجمہ خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے
سوا تمام امت کو کافر کہتے ہیں، ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ ان میں آج کی نہیں بلکہ

Marfat.com

ہمیشہ سے انکے اگلے پچھلے سب اسی مرض میں گرفتار رکھتے جس پر مشائخ مذہب رحمہم اللہ تعالیٰ نے انھیں کافر جانا اور انکی تکفیر کو فرض واجب مانا لطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب بھی انھیں مشائخ کرام کی موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہیں تحفہ اثنا عشریہ صـ۳۲، محارب حضرت مرتضیٰ اگر از راہ عداوت وبغض ست نزد اہل سنت کافرست بالاجماع وہمیں ست مذہب ایشان در حق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ ومہر نیمروز کی طرح ظاہر وزاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمعیلیہ اور اسکے

اصل المصنف

تصنیف المصنف

اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق پژدہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم فقال اللہ تعالیٰ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرہ تنبیہ تنبیہ یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام معظمین کلمہ خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت وشدید ایذائیں پاتے ہیں اس طائفہ تالفہ کے پیرو پیرو سے ناحق ناروا بات بات پر سچے مسلمانوں خالص سنیوں کی نسبت حکم کفر وشرک سنتے ایسی ناپاک وغلیظ گالیاں کھاتے ہیں با اینہمہ نہ شدت غضب وامن احتیاط انکے ہاتھ سے چھڑاتی نہ ان نالائق ولایعنی خباثتوں پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے وہ ابتک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملیگا حکم کفر جاری کرنے ڈریں گے فقیر غفرلہ تعالیٰ نے اس مبحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں کیا اور وہاں بھی باینہمہ اس امام وطائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اٹھتر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے حکم کفر سے کف لسان ہی کیا بالجملہ اس طائفہ خاصۃ خصوصا انکے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محاطین نے اسکی تکفیر سے سکوت پسند کیا ہاں یزید مرید اور انکے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اس خبیث سے ظلم وفسق وفجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرت سے یہ سب کلمات کفر علی درجۂ تواتر پر ہیں پھر اگرچہ ہم بمرہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں انکے خسارۂ بوار کو یہ کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک بوجوہ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ القیوم الدائم امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں من لم یصحح کفرہم قطعا فقد ضل ضلالا بعیدا وکفی بھذا خسرانا وتفریطا اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اٹھائے آمین

والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر

Marfat.com

امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتویٰ اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور ازسرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرسمے اختتام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ نام ہوا نسأل اللہ تعالیٰ ان یدیمنا علی الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دین الحق بعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد سید الانس والجنۃ وعلی آلہ وصحبہ واہلہ وحزبہ اجمعین وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد ن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

Marfat.com

فائدہ

اِس تحریر سے مقصود دو امر محمود اوّلاً عامۂ مسلمین برادران دین پر اظہار مبین کہ مذہب وہابیہ ایسی
ضلالتوں پر مشتمل اور اُنکا امام الطائفہ ایسی شناعتوں کا موجد و قائل ثانیاً کبرائے وہابیہ پر عرض ہے
وخوف خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بناتے ہو اندھیری رات میں کس مضل مبین کے پیچھے
جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے دم کے دم میں سویرا ہے ؎ بروز حشر شود ہمچو صبح معلوم
کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور۔ غصہ سے کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں بدلتا
انما اعظکم بواحدۃ اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیت جاہلیت سے جدا ہو کر للہ
فی اللہ اِس تحریر پر نظر کیجئے سب کتابوں کے نشان صفحات بتا دیے ہیں جسمیں شبہہ ہو تطبیق کر لیجئے
پھر اگر نگاہ انصاف میں تمہارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کفریات
وضلالات پر اصرار نہ کرو بددین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے تو کیوں نہیں بیچ و تاب ہے ہمیں گو ہمیں
میدان اظہار حق سے کیوں خائف و ترساں آدمی بنکر اوروں کی سُنی اپنی کہی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی
نہیں سہی یہ ایک نمونہ ہے اِس سے فارغ ہو تو اور سننا ہے اُس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلئے یہانتک کہ
حق ایک طرف کھلجائے جبیذ وردی میزان عدل میں تلجائے اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السمیع القریب
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب سل السیوف الھندیۃ علی کفریات
بابا النجدیہ للعلامۃ المصنف مد ظلہ العالی فائدہ۔ بحمداللہ تعالیٰ اِس
رسالہ نے اپنے ناظرین کو اِس امر کی تحقیق میں کوئی دقت باقی نہ رکھی صرف اتنا کام
رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اُس کی کتابوں میں صفحے کے نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے
پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علماء میں اُنکی نسبت حکم کفر دیکھے دکھالے وہ کتابیں
جن سے ہمنے انکے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں قرآن عظیم صحیح بخاری شریف

Marfat.com

صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درمختار علمگیری فتاوی قاضی خان بحر الرائق نہر الفائق اشباہ والنظائر جامع الرموز برجندی شرح نقایہ مجمع الانہر شرح وہبانیہ ردالمحتار شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامۃ عبد الغنی النابلسی نوازل امام فقیہ ابو اللیث فتاوی ذخیرہ امام برہان محمود فتاوی خلاصہ فتاوی بزازیہ فتاوی تاتارخانیہ مجمع الفتاوی معین الاحکام علامہ طرابلسی فصول خزانۃ المفتین جامع الفصولین جواہر اخلاطی تکملہ لسان الحکام الاعلام بقواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للامام القاضی المالکی شرح الشفا للملا علی القاری نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری شرح العقائد العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی الدرر السنیہ للعلامۃ السید الشریف مولنا احمد زینی دحلان المکی الشافعی الدرر الثمین للشاہ ولی اللہ الدہلوی تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہانتک کہ خود تقویۃ الایمان اور اسکا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا اور نیز اس میں مدلل گئی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی وشرح عقائد نسفی علامہ سعد تفتازانی ومیزان الشریعۃ الکبریٰ امام عبد الوہاب شعرانی ومکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی وحجۃ اللہ البالغہ وانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب یہانتک کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہری آبنہانی وغیرہا سے ۱۲ سل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

تمت بالخیر

۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

Marfat.com

Marfat.com

یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیٰحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلا اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور بیش بہا تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نور بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی: حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور

Marfat.com

یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیٰحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلا اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور بیش بہا تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نور بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی: حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور

Marfat.com

بابائے وہابیت مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات پر ایک تنقیدی نظر

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

ادارہ میاں جمیل احمد

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا

الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری نور اللہ مرقدہ

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com